(S_1996_8_304_307)

سپریم کورٹ کی رپورٹ[1996] SUPP. 8 ایس سی آر۔

ریاست کیرالہ
بنام
ساسی

31اکتوبر 1996

[ڈاکٹر۔اے۔ایس۔آنند اور کے۔ٹی۔تھامس،جسٹسز]

پینل کوڈ،:1860

دفعات 302، 326۔ سنگین چوٹیں پہنچا کر قتل۔ٹرائل کورٹ نے ملزم کو قتل کا مجرم قرار دیتے ہوئے عمر قید کی سزا سنائی۔ ہائی کورٹ نے ملزم کو صرف سنگین چوٹیں پہنچانے کے لئے قصوروار ٹھہرایا اور اسے 5سال R1 قید کی سزا سنائی۔ریاست کی اپیل پر،طبی رائے کے پیش نظر کہ چوٹیں موت کا سبب بننے کے لئے کافی تھیں جو براہ راست زخموں کی وجہ سے ہوتی ہیں، مدعا علیہ دفعہ 302 کے تحت قابل سزا جرم کا قصوروار ہے۔لہذا ٹرائل کورٹ کے فیصلے کو بحال کیا گیا۔مدعا علیہ کو عمر قید کی سزا ہو سکتی ہے۔

فوجداری اپیلیٹ کا دائرہ اختیار : فوجداری اپیل نمبر 397 آف 1996۔

1992 کے Cr.A نمبر 123 میں کیرالہ ہائی کورٹ کے 6.4.95 کے فیصلے اور حکم سے۔

اپیل کنندہ کے لئے ایم۔ٹی۔جارج۔

مدعا علیہ کے لئے وی۔بی۔سہریا۔

عدالت کا درج ذیل حکم نامہ جاری کیا گیا:

2.11.1990 کو شام تقریبا 4.15 بجے جواب دہندہ نے متوفی کنہورد کے سر پر بانس کی چھڑی سے وار کیا۔ان واروں کے نتیجے میں کھوپڑی ٹوٹ گئی اور سر پر متعدد زخم آئے جس کے نتیجے میں دماغ کو نقصان پہنچا۔متوفی کی موت 13.11.1990 کو صبح 3.25 بجے اسپتال میں ہوئی۔مقدمہ درج کر کے تفتیش شروع کر دی گئی ہے۔جانچ مکمل ہونے کے بعد مدعا علیہ آئی پی سی کی دفعہ 302 کے تحت ایک جرم کے لئے سیشن کورٹ میں مقدمہ چلانے کے لئے پرعزم تھا۔استغاثہ نے 20 گواہوں سے پوچھ گچھ کی جن میں پی ڈبلیو15، 16اور 17 شامل ہیں-تین طبی گواہ،اور پی ڈبلیو1، 2اور 3 عینی شاہدین کے طور پر۔ تاہم،مقدمے کی سماعت کے دوران، پی ڈبلیو 1اور پی ڈبلیو 2نے اس بات کا اعتراف کرنے کے بعد اپنے موقف کو رد کر دیا کہ یہ واقعہ اس تاریخ اور اس وقت ہوا تھا جس پر استغاثہ نے الزام لگایا تھا۔فاضل ٹرائل کورٹ نے ثبوتوں کی قدر کرنے اور دفاعی دستاویزات اور مدعا علیہ کے بیان پر غور کرنے کے بعد مدعا علیہ کو آئی پی سی کی دفعہ 302 کے تحت جرم کا قصوروار پایا اور اسی کے مطابق اسے قصوروار ٹھہرایا۔انہیں 15.11.1991 کے فیصلے کے تحت عمر قید کی سزا سنائی گئی تھی۔ہائی کورٹ میں مدعا علیہ کی اپیل جزوی طور پر کامیاب رہی اور استغاثہ کے کیس کی ابتدا کو قبول کرتے ہوئے ہائی کورٹ نے آئی پی سی کی دفعہ 302 کے تحت سزا کو آئی پی سی کی دفعہ 326 کے تحت تبدیل کر دیا اور مدعا علیہ کو 6.4.1995 کے فیصلے کے ذریعہ پانچ سال قید کی سزا سنائی۔ریاست نے یہ اپیل آئی پی سی کی دفعہ 302 کے تحت خصوصی اجازت کے ذریعہ مدعا علیہ کو جرم کے لئے بری کرنے کے خلاف دائر کی ہے۔

ہم نے فریقین کے وکلاء کو سنا ہے۔

مدعا علیہ نے اس کی سزا پر سوال نہیں اٹھایا ہے۔انہوں نے کوئی ایس ایل پی دائر نہیں کیا ہے۔ ریکارڈ پر موجود شواہد کا جائزہ لینے سے واضح طور پر ثابت ہوتا ہے کہ یہ واقعہ استغاثہ کے تجویز کردہ طریقے سے ہوا تھا اور یہ کہ 2.11.1990 کو تقریبا 4.15 بجے ہوا تھا۔گاؤں میں ٹوڈی کی دکان پر دوپہر کو، جواب دہندہ نے بانس کی چھڑی سے متوفی کے سر پر وار کیا۔شواہد سے یہ بھی پتہ چلتا ہے کہ متوفی کو" شدید زخمی حالت میں اسپتال لے جایا گیا تھا اور وہ 13.11.1990 کو آخری سانس لینے تک کوما میں رہا۔اس طرح استغاثہ نے

کامیابی کے ساتھ یہ ثابت کر دیا ہے کہ یہ مدعا علیہ ہی تھا جس نے اس رات متوفی کے سر پر چوٹیں لگائی تھیں۔ تاہم، واحد سوال جرم کی نوعیت کے بارے میں ہے.

ٹرائل کورٹ نے جرم کی نوعیت سے نمٹتے ہوئے کہا:

انہوں نے کہا، اگلا سوال یہ ہے کہ ملزم نے کیا جرم کیا ہے۔ اگر کوئی شخص جان بوجھ کر کسی دوسرے شخص کے سر پر لکڑی یا لوہے کی چھڑی یا لاٹھی سے وار کرے تاکہ کھوپڑی میں فریکچر ہو جائے تو اسے کسی بھی صورت میں اس مفروضے کی نفی کرنے والا خیال کیا جائے گا کہ اس کا مقصد اس طرح کی جسمانی چوٹ کے شکار کی موت کا سبب بننا ہے جو موت کا سبب بننے کے لئے کافی ہے۔ چونکہ ملزم نے متوفی کنہوریدکے سر پر ایم او ایل کا استعمال کر کے 3 وار کیے جس کے نتیجے میں متوفی سر پر جان لیوا چوٹیں لگنے پر گر گیا اور حالات سے پتہ چلتا ہے کہ حملہ منصوبہ بند تھا اور متوفی کے سر پر تین وار حادثاتی نہیں تھے اور زخم موت کا سبب بننے کے لئے فطرت کے عام کورس میں کافی تھے۔ یہ معاملہ آئی پی سی کی دفعہ 300 کی شق تیسرے کے دائرے میں آئے گا اور ملزم قتل کے جرم کا قصوروار ہے جس کی سزا تعزیرات ہند کی دفعہ 302 کے تحت دی جا سکتی ہے۔

ہائی کورٹ، جیسا کہ پہلے ہی نوٹ کیا جا چکا ہے، جرم میں مدعا علیہ کے ملوث ہونے کے بارے میں استغاثہ کے کیس سے متفق نہیں تھا، تاہم، جرم کے سوال پر، ہائی کورٹ نے رائے دی:

انہوں نے کہا کہ شواہد کی بنیاد پر اس بات میں کوئی شک نہیں ہے کہ ملزم نے متوفی کو شدید چوٹیں پہنچائی تھیں۔ زخمیوں کی موت واقعے کے تقریبا دو ہفتے بعد اس وقت ہوئی جب وہ زیر علاج تھا۔ ہمارے خیال میں اس بات کو ثابت کرنا ممکن نہیں ہے کہ ملزم نے یا تو قتل یا غیر ارادی قتل کا ارتکاب کیا تھا، بلکہ اس سے مرنے والے کو صرف سنگین چوٹیں آئیں جو آئی پی سی کی دفعہ 326 کے تحت قابل سزا ہیں۔

ہمیں ہائی کورٹ کے نقطہ نظر سے اتفاق کرنا مشکل لگتا ہے۔ کم از کم، ہائی کورٹ کا نقطہ نظر مکمل طور پر غلط معلوم ہوتا ہے اور قانون میں قابل قبول نہیں ہے۔ استغاثہ کی جانب سے پی ڈبلیو 15 ڈاکٹر سرلا دیوی، پی ڈبلیو 17 ڈاکٹر موہن لال، نیورو سرجن اور ڈاکٹر جوزف ٹی جان، جنہوں نے متوفی کا پوسٹ مارٹم کیا تھا، کے

بیانات کے ذریعے استغاثہ کی قیادت میں شواہد سے واضح طور پر پتہ چلتا ہے کہ متوفی کو لگنے والے زخموں کی سنگینی کیا ہے۔ پوسٹ مارٹم رپورٹ میں نمبر 22 کے طور پر درج چوٹ کے سلسلے میں ایک حوالہ متعلقہ ہوگا۔ یہ چوٹ اس طرح ہے:

" 9 سے 14 تک چوٹوں کے نیچے اور اس کے آس پاس، کھوپڑی سرخ بھوری رنگ کی تھی جس میں پورے فرنٹ کو اڈرنز شامل تھے۔ سامنے کی ہڈیاں ٹوٹ ی ہوئی تھیں اور بائیں پیریٹل ہڈی کے ساتھ ساتھ 10 x 7.0 سینٹی میٹر کی ہڈی غائب تھی، کان کے اوپری حصے میں کمر کے نچلے کونے کے ساتھ، جس کے نیچے گہرے بھورے رنگ کے خون کے لوتھڑے 0.1-0.3 سینٹی میٹر موٹے تھے۔ دماغ کے فرنٹل لوب کے اوپر موجود ڈرا 3.0 x 5 سینٹی میٹر کی خرابی میں پھنس گیا تھا، جس سے دماغ نیچے بے نقاب ہوگیا تھا۔ دماغ کے سامنے اور بائیں عارضی قطب 0.5 سینٹی میٹر کی گہرائی تک نیم مستحکم تھے جو 0.1-0.2 سینٹی میٹر موٹے سرخ بھورے رنگ کے خون کے لوتھڑے سے ڈھکے ہوئے تھے۔ درماٹر اور اراچنائڈ مادے کے اوپر پاس کی سبز پیلی پتلی پرت۔ دماغ (1260 گرام) اوڈیمیٹس تھا اور سفید مادے میں متعدد پنکٹیٹ خون بہہ رہا تھا. فرنٹ کرینیل فوسی کا فرش بری طرح ٹوٹ چکا تھا۔ فریکچر کی جگہوں کے ارد گرد خون کی سرخ بھوری رنگ کی دراندازی۔

طبی رائے کے مطابق مرنے والے کو جو چوٹیں آئیں وہ فطرت کے عام دور میں موت کا سبب بننے کے لیے کافی تھیں۔ ریکارڈ پر موجود شواہد سے ثابت ہوتا ہے کہ مدعا علیہ نے متوفی کے سر پر تین وار کیے تھے اور وہ وار جان بوجھ کر کیے گئے تھے اور حادثاتی نہیں تھے۔ حملہ جسم کے ایک اہم حصے پر منصوبہ بند تھا۔ اس سے ہونے والے نقصان اور طبی رائے کو مدنظر رکھتے ہوئے کہ یہ چوٹیں عام نوعیت میں موت کا سبب بننے کے لئے کافی تھیں اور یہ کہ موت براہ راست 2.11.1990 کو مدعا علیہ کے ہاتھوں متوفی کو لگنے والی چوٹوں کی وجہ سے ہوئی تھی، مدعا علیہ کا معاملہ آئی پی سی کی دفعہ 300 کی شق 3 کے دائرے میں آئے گا۔ ہماری رائے میں ہائی کورٹ نے ریکارڈ پر موجود ثبوتوں کے پیش نظر یہ کہ مدعا علیہ کو صرف سنگین چوٹیں پہنچانے کا ارادہ قرار دیا جا سکتا ہے، رکھنے میں غلطی کی۔ ٹرائل کورٹ کی جانب سے ظاہر کی گئی رائے بلاشبہ درست تھی۔ چونکہ یہ جرم آئی پی سی کی دفعہ 300 کی شق 3 کے تحت آتا ہے، لہذا مدعا علیہ آئی پی سی کی دفعہ 302 کے تحت سزا کا مستحق تھا۔ لہذا اہم جرم کی نوعیت کے بارے میں ہائی کورٹ کے نتائج کو خارج کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ مدعا علیہ آئی

پی سی کی دفعہ 302 کے تحت قابل سزا قتل کے جرم کا قصوروار ہے اور اس اپیل کو منظور کرتے ہوئے ہم اس سلسلے میں ٹرائل کورٹ کے فیصلے کو بحال کرتے ہیں اور مدعاعلیہ کو عمر قید کی سزا سناتے ہیں ۔

مدعاعلیہ کے ضمانتی مچلکے منسوخ کر دیے جاتے ہیں ۔سزا کے بقیہ حصے کو گزارنے کے لئے اسے حراست میں لیا جائے گا۔

جی ۔این ۔

اپیل کی اجازت ہے ۔

Meraj U Din Sofi
2024.07.16 11:33
I am the author of this document